ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ
لاہور پاکستان
یوم دوشنبہ
الفضل
Digitized by Khilafat Library Rabwah

شرح چندہ
سالانہ چندہ ۱۲ روپے
ششماہی ۷ ”
سہ ماہی ۴ ”
ماہوار ۲ ½ ”
قیمت فی پرچہ ۱ ؍ ۰

جلد ۲	۱۸ ؍ وفا ۱۳۲۷ ھش	۱۰ ؍ رمضان المبارک ۱۳۶۷ھ	۱۸ ؍ جولائی ۱۹۴۸ء	نمبر ۱۶۲

مختصر مگر اہم

کوئٹہ ۱۷ ؍ جولائی ۔ ریاست قلات اور بلوچستان بھر میں وہاں کی نیشنل پارٹی کو خلاف قانون جماعت قرار دیدیا گیا۔

کوئٹہ ۱۷ ؍ جولائی ۔ کراچی کے آئندہ نظم و نسق کے متعلق قائد اعظم سے بات چیت کرنے کے بعد وزیر داخلہ خواجہ شہاب الدین واپس کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

لاہور ۱۷ ؍ جولائی ۔ پنجاب یونیورسٹی کے میٹرکولیشن کے امتحان کا نتیجہ ۲۷ ؍ جولائی کو شائع کر دیا جائے گا۔

عرب اور یہودی بیت المقدس میں لڑائی بند کرنے پر راضی ہو گئے

عرب کانفرنس میں عام بغاوت کے امکان پر غور و خوض

لیک سیکسس ۱۷ ؍ جولائی ۔ سلامتی کونسل کے حکم کے مطابق عرب اور یہودی بیت المقدس میں لڑائی بند کر دینے پر راضی ہو گئے ہیں چنانچہ آج صبح سے وہاں لڑائی بند ہو جائے گی ۔ باقی فلسطین میں بھی یہودیوں نے تین دن کے اندر اندر اس شرط پر لڑائی بند کرنا منظور کر لیا ہے کہ عرب بھی ساتھ ہی لڑائی بند کرنے کا اعلان کر دیں ۔ عرب لیڈر لبنان کے کسی نامعلوم مقام پر حفاظتی کونسل کے فیصلہ پر غور و خوض کر رہے ہیں ۔ ان میں مصر شام اور لبنان کے وزرائے اعظم اور عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل بھی شامل ہیں خیال ہے کہ یہ لیڈر عالم عرب کو حفاظتی کونسل کے اس فیصلہ کی خلاف ورزی کرنے کی دعوت دیں گے ۔ جس کے مطابق عربوں اور یہودیوں کو جنگی اور اقتصادی تعزیرات کی دھمکی دے کر تین روز کے اندر اندر فلسطین میں جنگ بند کر دینے کا حکم دیا گیا ہے ۔ اس کانفرنس میں تیل کے سوال اور اس بات کے امکان پر کہ اگر سلامتی کونسل کے حکم کی تعمیل میں لڑائی بند کر دی گئی ۔ تو دنیائے عرب میں عام بغاوت پھیل جائیگی خاص طور پر غور کیا گیا ۔ امید ہے اتوار کی رات سے پہلے پہلے عرب بھی اپنے آخری فیصلہ کا اعلان کر دیں گے ۔ یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ انہوں نے ناصرہ پر قبضہ کر لیا ہے کہ بیت المقدس کے علاقے میں شدید مزاحمت کے باوجود عربوں نے کئی ایک مقامات پر قبضہ جما لیا ۔ یہودیوں نے عیسائیوں کے کئی مقدس مقامات پر بمباری کی ہے جن میں ایک بڑا گرجا اور حضرت مسیح کی قبر بھی شامل ہے ۔

کشمیر کمیشن کے چند ممبران آج صبح کراچی پہنچ گئے

چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان سے اہم مذاکرات

لاہور ۱۷ ؍ جولائی ۔ آج صبح کشمیر کمیشن کے کولمبین ممبر مسٹر الفریڈ لوزانو بذریعہ ہوائی جہاز نئی دہلی سے کراچی پہنچے ۔ آپ کے ہمراہ امریکہ کے مسٹر ہیلے اور کس اور سیکرٹری جنرل کے ذاتی نمائندے کے مشیر مسٹر رچرڈ سائمنڈ بھی تھے ہوائی اڈے پر حکومت پاکستان کی طرف سے مسٹر محمد ایوب آئی ۔ سی ۔ ایس کرنل حبیب ملک اور سید ظفر علی نے ان ممبران کا استقبال کیا ۔ مسٹر الفریڈ لوزانو کراچی میں دو روزہ قیام کے دوران میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان سے ملاقات کر کے بعض اہم امور کے متعلق مذاکرات کریں گے ۔ امید ہے کمیشن اگلے ہفتے کے دوران میں حکومت پاکستان سے گفتگو شنید کے سلسلے میں واپس کراچی پہنچ جائے گا ۔

زمینداروں کو چاہیئے کہ وہ خود غرضانہ کوتاہ اندیشی سے کام نہ لیں

ذخیرہ اندوزی اور منافع بازی کیخلاف خان ممدوٹ کی اپیل

لاہور ۱۷ ؍ جولائی خان افتخار حسین خان آف ممدوٹ وزیر اعظم مغربی پنجاب نے حسب ذیل بیان جاری کیا ہے ۔

غلے کی ذخیرہ اندوزی اور منافع بازی کو روکنے کے لیے حکومت مغربی پنجاب غلے کے حصول اور مناسب مقدار میں حفاظت کے متعلق ایک غور و خوض سے طے کردہ پالیسی پر عمل کر رہی ہے ۔ حصول کی اس پالیسی کا ایک ضروری جزو یہ ہے کہ ایک خاص حد سے بڑے مالکان اراضی اپنی پیداوار کا کچھ حصہ حکومت مغربی پنجاب کے پاس کوآپریٹو دکانوں کی معرفت فروخت کر دیں ۔ اس طرح صوبے میں بڑے زمینداروں سے چالیس ہزار ٹن کے قریب گندم جمع ہو جانی چاہیئے مجھے بہت افسوس ہے کہ بہت سے زمیندار اس سکیم سے تعاون نہ کرتے ہوئے اپنے ذخیروں کو دبائے بیٹھے ہیں ۔ میں تمام زمینداروں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس مرحلے پر خود غرضانہ کوتاہ اندیشی سے کام نہ لیں بلکہ صوبے کے تمام طبقوں میں مناسب قیمت پر گندم کی درست تقسیم کی کوشش میں حکومت کے ساتھ تعاون کریں ۔ فیصلہ کیا گیا ہے کہ بڑے بڑے زمینداروں کو ۲۵ جولائی تک مہلت دی جائے کہ اس سے پہلے پہلے وہ کوآپریٹو دکانوں کے ذریعے تشخیص کردہ مقدار میں غلہ فروخت کر دیں ۔ نرخ زمینداروں اور عام خرید نے والے لوگوں کے لیے عین موزوں ہے جو زمیندار اس تاریخ تک غلہ فروخت نہ کرے اسے ہرجانے کا نرخ قبول کرنا پڑے گا ۔ مجھے پوری امید ہے کہ حکومت کو کسی زمیندار کے خلاف سختی سے کام لینے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی ۔

گندم کی فصل کا تخمینہ

سنہ ۴۸-۱۹۴۷ء میں گندم کی فصل کے جو تحقیقی تخمینے کے مطابق فصل کا رقبہ ۶۵۳۸۳۰۰ ایکڑ تھا اور پیداوار کا تخمینہ ۲۲۸۵۳۰۰ ٹن ہے ۔ یہ تخمینہ حکومت مغربی پنجاب کے معاشی مشیر نے جاری کیا ہے ۔

فرانس میں گیارہ یہودیوں کی گرفتاری

پیرس ۱۷ ؍ جولائی ۔ فرانس میں گیارہ یہودی اس الزام میں گرفتار کئے گئے ہیں کہ وہ مختلف قسم کا اسلحہ اور گولہ بارود خفیہ طریق پر فلسطین بھیج رہے تھے ۔ آج انہیں عدالت میں پیش کیا گیا ان پر ناجائز طریقوں سے اسلحہ اکٹھا کرنے کا بھی الزام ہے ۔

وزیر اعظم حیدرآباد کو خاص اختیارات

حیدرآباد ۱۷ ؍ جولائی وزیر اعظم حیدرآباد دکن کو اس امر کا اختیار دیدیا ہے کہ وہ جس شخص کو بھی چاہیں مال باہر بھیجنے کی ممانعت کر سکتے ہیں نیز مویشیوں کے پالتو پرندوں کی برآمد بھی بغیر پرمٹ کے ممنوع قرار دیدی گئی ہے ۔

سر والٹر مانکٹن کے پرائیویٹ سیکرٹری کی میر لائق علی سے ملاقات

حیدرآباد ۱۷ ؍ جولائی نظام دکن کے آئینی مشیر سر والٹر مانکٹن کے پرائیویٹ سیکرٹری نے جو حال ہی میں انگلستان سے واپس گئے ہیں کل حیدرآباد کے وزیر اعظم میر لائق علی سے ملاقات کی ۔ انہوں نے حیدرآباد پہنچنے کے بعد ایک اخباری نمائندے کو بتایا کہ بمبئی پولیس نے انہیں تین دن تک روکے رکھا اور جونہی وہ ہوائی جہاز سے اترے پولیس نے ان کے تمام سامان کی تلاشی لی لیکن کوئی قابل اعتراض چیز برآمد نہ ہوئی ۔ تین روز کے بعد پولیس ان کو حیدرآباد کی سرحد پر چھوڑ گئی ۔

مسٹر غلام محمد پیرس روانہ ہو گئے

لندن ۱۷ ؍ جولائی پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد کل صبح انگلستان سے پیرس روانہ ہو گئے وہاں سے آپ ترکیہ جانیکا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ حکومت ترکی نے آپ کو وہاں آنے کی دعوت دی ہے ترکی میں آپ پاکستان اور ترکی کے درمیان تجارتی تعلقات کے مستقبل پر بات چیت کریں گے ۔

ایڈیٹر روشن الدین تنویر بی ۔ اے ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبدالحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۱۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

اسلامی پردہ!

(۴)

احادیث میں پردہ کا ذکر

(سلسلہ کے لئے دیکھو الفضل مورخہ ۱۷ جون)

قرآن مجید سے پردہ کا حکم ذکر کرنے کے بعد اب ہم احادیث کو لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت عورتیں چہرہ کا پردہ کرتی تھیں یا کھلے چہرہ باہر پھرتی تھیں۔ سورۃ احزاب کی آیت جس میں پردہ خاص کا ذکر ہے۔ یعنی جب عورتیں باہر جائیں تو پردہ کریں۔ اس میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بیویوں۔ بیٹوں اور مومن لوگوں کی بیویوں سے خطاب ہے اور انہیں اپنے اوپر جلباب لینے کا حکم دیا گیا ہے۔ یہ معلوم کرنے کے لئے کہ اس وقت عورتیں جلباب سے اپنا چہرہ ڈھانپا کرتی تھیں یا نہیں۔ ہم احادیث کی طرف رجوع کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ جلباب کے اوپر لینے کا کیا طریق تھا۔

۱۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ پر تہمت لگائے جانے کا ایک مشہور واقعہ ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ نے اس واقعہ کی تفصیل خود بیان کی ہے جو بخاری میں درج ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم غزوہ حمراء الاسد سے مع لشکر مدینہ کی طرف واپس آرہے تھے۔ رات کا آخری حصہ تھا۔ جبکہ سارا قافلہ ایک جگہ آرام کے لئے اترا۔ حضرت عائشہ اپنی سواری سے اتر کر قضائے حاجت کے لئے گئی تھیں اور ابھی واپس نہ آئی تھیں کہ اونٹ چلانے والے آگئے اور یہ خیال کر کے کہ حضرت عائشہ سواری پر ہی ہیں۔ وہ اونٹ کو ہانک کر لے گئے۔ جب آپ قضائے حاجت کے بعد اپنی سواری کی جگہ پر واپس آئیں۔ تو دیکھا کہ قافلہ وہاں سے جا چکا تھا۔ آپ اس خیال سے سواری کی جگہ پر بیٹھ گئیں۔ کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آپ کے پیچھے رہنے کا علم ہوگا۔ تو وہ اسی جگہ تلاش کے لئے آئیں گے۔ آپ اسی حالت میں سو گئیں۔ جب صفوان بن معطل السلمی ثم الذکوانی جسے پیچھے گری پڑی چیزوں کی دیکھ بھال کے لئے متعین کیا گیا تھا اس مقام پر پہنچا تو وہ ایک انسان کا وجود دیکھ کر حضرت عائشہ کے پاس آیا اور آپ کو پہچان کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ اس واقعہ کو اس طرح بیان فرماتی ہیں

"فخمرت عرفنی حین رانی وکان یرانی قبل الحجاب فاستیقظت باسترجاعہ حین عرفنی فخمرت من وجھی بجلبابی واللہ کلمنی کلمۃ ولا سمعت منہ کلمۃ غیر استرجاعہ حتی اناخ راحلتہ"

یعنی جب اس نے مجھے دیکھا تو شناخت کر لیا اس لئے کہ حجاب کی آیت اترنے سے پہلے اس نے مجھے دیکھا ہوا تھا۔ تو جب اس نے مجھے پہچانا تو انا للہ پڑھا اور میں اس کی اس آواز سے بیدار ہو گئی اور اسی وقت میں نے جلباب سے اپنے چہرہ کو ڈھانپ لیا۔ خدا کی قسم نہ اس نے مجھ سے کوئی بات کی اور نہ میں نے اس سے سوائے انا للہ کے کوئی اور کلمہ سنا۔ یہاں تک کہ اس نے اپنی سواری بٹھائی اور میں اس پر سوار ہو گئی۔

یہ ایک تاریخی واقعہ ہے اسے امام بخاری نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے اور ذکر بھی حضرت عائشہ رضی اللہ کی زبان سے کیا ہے یہ واقعہ جلباب کے اوپر لینے کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی عورتیں جلباب سے اپنے چہرے کو ڈھانپ لیا کرتی تھیں۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ عورتیں ایسے رنگ میں باہر جایا کرتی تھیں کہ ان کے چہرے ظاہر نہ ہوتے تھے اور چہرے پردہ ہونے کی وجہ سے وہ شناخت نہ کی جاسکتی تھیں۔

دوسری حدیث:۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت سے منگنی کی تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے ایکدفعہ دیکھ لو۔ کیونکہ نکاح سے پہلے مخطوبہ کو دیکھ لینا دونوں کے درمیان زیادتی محبت کا باعث ہوتا ہے۔ مغیرہ فرماتے ہیں۔ میں اس عورت کے گھر والوں کے پاس گیا۔ اور اس امر کا ذکر کیا تو اس لڑکی کے والدین نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا۔ گویا انہوں نے عدم رضامندی کا اظہار کیا۔ میں وہاں سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اور گھر سے نکل آیا تو لڑکی نے کہا کہ اس آدمی کو میرے پاس لاؤ۔ تو میں واپس آیا۔

"فرفعت ناصیتی خدرھا فقالت ان کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم امرک ان تنظر الی فانظر والا فانی اخرج علیک ان تنظر فنظرت الیھا فتزوجتھا۔" (کشف الغمہ)

یعنی میں نے اس طرف دیکھا جہاں کہ وہ پردہ میں بیٹھی ہوئی تھی تو اس نے کہا۔ اگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حکم دیا ہے کہ مجھے دیکھو تو آپ دیکھ لیں۔ ورنہ میں تمہارے سامنے خود آ کھڑی ہونگی۔ تا آپ مجھے دیکھ لیں۔ تب میں نے اسے دیکھا اور اس سے شادی کر لی۔ اس واقعہ سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ کہ مومنوں کی لڑکیاں اور عورتیں غیر محرم مردوں کے سامنے کھلے چہرہ نہ آیا کرتی تھیں نہ کھلے چہرہ باہر پھرا کرتی تھیں۔ اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لڑکی پردہ میں تھی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خاص اجازت کے بعد اس نے اپنا چہرہ دکھایا۔

اس روایت سے ایک طرف اس وقت کی عورتوں کے تمدن کا پتہ چلتا ہے۔ کہ وہ پردہ کی کتنی پابندی کیا کرتی تھیں نیز اس سے مخطوبہ کو عقد سے پہلے دیکھنے کا جواز بھی نکلتا ہے۔

تیسری حدیث۔ قرآن مجید اور حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ عورت کسی غلام کی مالکہ ہو۔ اسے اس غلام سے پردہ کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ اس سے کھلے چہرہ بات کر سکتی ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب تم میں سے کوئی عورت اپنے غلام سے مکاتبت کرے یعنی اگر وہ ایک معین رقم ادا کر دے گا تو وہ آزاد ہوگا۔ پس جب تک وہ رقم ادا نہیں کریگا وہ غلام کے حکم میں ہوگا۔

"فاذا قضاھا فلا تکلمن الا من وراء حجاب" (کشف الغمہ)

لیکن جب وہ پوری رقم ادا کر چکے تو پھر تمہیں پردے کے پیچھے سے کلام کرنی ہوگی۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ غیر مردوں کے سامنے عورتوں کو کھلے چہرہ آنے کی اجازت نہیں ہے۔

چوتھی حدیث حج کے موقعہ پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ عورت احرام کی حالت میں نہ دستانے پہنے "ولا تنتقب المراۃ المحرم" (نسائی)

اور نہ احرام کی حالت میں عورت نقاب پہنے۔ علامہ سندھی حواشی میں لکھتے ہیں انتقاب معروف للنساء لا یبرو منہ الا العینان کہ عورتوں کا نقاب ایک معروف چیز ہے۔ جب عورت نقاب اوڑھتی ہے تو سوائے دو آنکھوں کے اس کی اور کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی

اسی طرح نقاب کے معنے لغت میں کئے ہیں۔ القناع تجعلہ المراۃ علی مارن انفھا وتستر بہ وجھھا (منجد)

یعنی نقاب وہ پردہ ہے۔ جسے عورت اپنے ناک پر رکھتی ہے اور اس کے ساتھ اپنے چہرے کو چھپا لیتی ہے۔ اس احرام کی حالت میں نقاب کے پہننے سے روکنے کے یہ معنے ہیں کہ عام حالات میں اس زمانہ کی عورتیں نقاب پہنتی تھیں اور کھلے چہرہ باہر نہیں نکلتی تھیں

پانچویں حدیث۔ اسی طرح حج کا ذکر کرتے ہوئے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ فرماتی ہیں کہ لوگوں کے قافلے ہمارے پاس سے گزرتے تھے اور ہم حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتی تھیں۔

فاذا حاذونا سدلت احدانا جلبابھا من راسھا علی وجھھا فاذا جاوزونا کشفناہ (کشف الغمہ) یعنی جب وہ ہمارے مقابل پر آتے تو ہم اپنے جلباب کو اپنے سر سے اپنے چہرہ پر ڈال دیتیں جب وہ ہم سے آگے گزر جاتے تو ہم اپنے چہرہ کو ننگا کر لیتیں۔ اس روایت سے بھی ظاہر ہے کہ اس زمانہ کی عورتیں غیر محرم مردوں کے سامنے اپنے چہرے کو جلباب کے ساتھ ڈھانک لیا کرتی تھیں۔ (باقی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق منیجر الفضل سے خط وکتابت کریں۔ (ایڈیٹر)

مسٹر محمد اسلم جرنلسٹ کے تاثرات

"جو کچھ میں نے احمدی قادیان میں جا کر دیکھا۔ وہ خالص اور بے ریا توحید پرستی تھی۔ اور جس طرف نظر اٹھتی تھی۔ قرآن ہی قرآن نظر آتا تھا۔ غرض قادیان کی احمدی جماعت کو عملی صورت میں اپنے اس دعوے میں کہیں بڑی حد تک سچا ہی سچا پایا کہ دنیا میں اسلام کو پر امن صلح کے طریقوں سے تبلیغ واشاعت کے ذریعے ترقی دینے کے اہل ہیں۔ اور وہ ایسی جماعت ہے جو دنیا میں عموماً قرآن مجید کے خالصتہً للہ پیرو اور اسلام کی فدائی ہے۔ اور اگر تمام دنیا اور خصوصاً ہندوستان کے مسلمان یورپ میں اشاعت اسلام کے ان کے اداروں کی عملاً مدد کریں تو یقیناً یورپ آفتاب اسلام کی نورانی شعاعوں سے منور ہو جائے گا۔"

روزنامہ الفضل
۱۸ جولائی ۱۹۴۸ء

ایک دانشمندانہ مکتوب

سٹیٹسمین میں مسٹر بسنتا مکرجی نے حسب ذیل مکتوب شائع کیا ہے۔

"جناب من۔ یہ وقت نہایت خطرناک اور نازک ہے۔ اب اگر کوئی بات کارگر ہو سکتی ہے۔ تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس اصول کو تسلیم کر لینا ہے۔ کہ ملکی حکمت عملی فلسفہ امکان پر مشتمل ہے۔ اور یہ کہ ہند اور پاکستان کی تقدیر مشترک ہے۔ جو انہیں آخر ایک دوسرے کے تعاون پر مجبور کر دے گی۔

بعض لوگوں کا یہ خیال ہے۔ کہ کشمیر کی یہ تباہی قانون شکن حملہ آوروں کا نام نہیں۔ بلکہ ایک منظم اور باقاعدہ فوج کا کام ہے۔ جو زمانہ حال کے جنگی فنون میں خوب ماہر ہے وہ کہتے ہیں کہ حملہ آوروں نے جو ظلم و ستم ڈھائے ہیں۔ اور جس بربریت کا مظاہرہ کیا ہے۔ وہ انتقام اور سزا کے لئے پکار رہے ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ دشمن کے خلاف جو مہم جاری ہے اس سے ہند کی طاقت کمزور ہو رہی ہے۔ اگر یہ کارروائیاں جاری رکھی گئیں تو علاوہ بیرونی اور اندرونی الجھنوں کے ضرور اس کے نام پر بٹہ لگا دینگی۔ اس کے علاوہ موجودہ طریق کار حملہ آوروں کو قطعاً نہیں دبا سکے گا۔ اور اگر دبا بھی سکے تو ہمیں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بڑی سے بڑی فتح کے لئے بھی ہمیشہ ایک ردعمل ہوتا ہے۔ اور ایک ہزیمت خوردہ دشمن کل پھر اپنے پاؤں پر کھڑا ہو سکتا ہے۔ لیکن جس دشمن سے سمجھوتہ ہو جائے وہ حقیقی طور پر مغلوب ہو جاتا ہے

پھر سوال ہے کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے میری یہ پختہ رائے ہے۔ کہ اگر ہم پاکستان کی طرف نیک نیتی اور درست طریق سے دست تعاون بڑھائیں تو وہ بھی اس کا جواب دے گا۔ اور بغلگیر ہونے کے لئے آگے آئیگا۔ ہمیں پانی کے جھینگر کی طرح ایک ہی سطحی راستہ پر بغیر گہرائیوں کا صحیح اندازہ بھی لگائے۔ آمد و رفت کا تانا بانا نہیں پہلے جانا چاہیئے۔ فراخ حوصلگی اور کشادہ دلی کوئی ایسی صنعت نہیں ہے۔ جو ملکی حکمت عملی میں ممنوع ہو۔ وقت صداقت کی زبان کا متقاضی ہے۔ گو ہم اسکو اختیار کرنے پر رضامند نہ ہوں۔ لیکن بے چارگی کا علاج اس کے سوا اور کیا ہے؟ اس لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ پاکستان کو دلسیر حتی الوسع شکوہ و شکایت پالنے اور دونوں ملکوں کو خطرے میں ڈالنے کا موقعہ نہ دیا جائے

پرانی دشمنیاں نہیں بلکہ نئی ہمدردیاں مستقبل کی تعمیر کر سکتی ہیں۔ ہمیں ملاپ اور صلح کے لئے ہر ممکن لمحہ سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ہمیں ان کے خلاف جن کا جرم ثابت بھی ہو۔ انتقام کی پکار نہیں ڈالنی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح ہم ان کو بھی جو ہماری دوستی کا دم بھرتے ہیں۔ اور ہمارے طرفدار ہیں۔ ہمیشہ کے لئے دشمن بنا لیں گے۔

(بسنتا مکرجی سٹیٹسمین ۱۶ جولائی ۱۹۴۸ء)

یہ ایک نہایت دانشمندانہ مشورہ ہے کاش کہ ہندیونین شروع سے اس طرف توجہ کرتی۔ کاش آپ ہی کہتے یہ نہیں کہ اسکو پہلے ایسا مشورہ نہیں دیا گیا یقیناً غیر جانبدار لوگوں نے اس کو بار بار یہ مشورہ دیا۔ مگر خدا جانے وہ کیوں اس طرف متوجہ ہونے سے انکار کرتی رہی۔ اور بے تحاشا اس خطرناک چٹان کے کنارے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ جس سے اگر ذرا پاؤں پھسلا۔ تو ایسی گہری غار میں گر جانے کا اندیشہ ہے۔ جہاں سے پھر نکلنا ناممکن ہے

اس وقت یو۔ این۔ او کی حفاظتی کونسل کا کمیشن کشمیر کے معمہ کو حل کرنے کے لئے ملک میں وارد ہے۔ اور یہ موقعہ ہے کہ انڈین یونین اپنی گزشتہ دس گیارہ ماہ کے اعمال پر نظر ڈالے۔ اور جو غلطیاں اس دوران میں اس سے سرزد ہوئی ہیں۔ ان پر غور کرے۔ اور جہاں تک ہو سکے۔ ان کی تلافی کرنے کی طرف راجع ہو۔ اس کا کشمیر کیس یقیناً کمزور ہے۔ اور زیادہ خرابی اس وجہ سے بھی ہوئی ہے۔ کہ اس نے اپنی طاقت کا صحیح اندازہ نہ کیا۔ اور بلا سوچے سمجھے ایک ایسی مہم میں ہاتھ ڈال دیا۔ جو اسکو اس ضرب المثل کا بھی مصداق نہ بنا سکی۔ کہ جس کی لاٹھی اس کی بھینس اگر اس میں اس معاملہ کو سنبھالنے کے لئے کافی سکت ہوتی اور اس کے نتیجہ میں غریب نہتے کشمیریوں کے جان و مال ہی آئندہ محفوظ ہو جاتے۔ تو پھر بھی کوئی بات تھی۔ لیکن افسوس ہے کہ اس سے تو یہ بھی نہ ہو سکا۔ اور وہ اپنے یہ دعاوی کہ وہ کشمیریوں کی آزادی کے لئے میدان جنگ میں کودی ہے۔ سطحی طور پر بھی تو ثابت نہ ہو سکے؛

کشمیر کے چپے چپے میں آگ لگی ہوئی ہے۔ اور یہ بہشت ارضی آگ کے شعلوں میں جھلسا جا رہا ہے۔ اور انڈین یونین ہے کہ اس میں ایندھن پر ایندھن جھونکتی چلی جاتی ہے۔ جب یو این او بن گئی تھی۔ تو امید بندھی تھی۔ کہ اب کوئی روز میں یہ آگ بجھ جائیگی۔ لیکن افسوس ہے کہ انکی ہٹ کی وجہ سے عذاب کا عرصہ طویل سے طویل تر ہوتا چلا گیا۔

کیا ہم توقع کریں کہ اب جبکہ انصاف کی سب سے بڑی عدالت کے نمائندے صحیح فیصلہ کے ارادے سے یہاں آئے ہیں۔ انڈین یونین کے متعدد لیڈر بجائے اس کے راستہ میں روڑے اٹکانے اور اسکو صحیح حالات کے علم سے محروم رکھنے کے اسکو کسی نتیجہ پر پہونچنے میں پوری پوری مدد دیں گے ہم پاکستان سے بھی یہی توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ اس معاملہ میں اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھ کر صداقت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے گا۔ اور مسٹر مکرجی کی ان نصائح کو زیر غور رکھے گا۔ جو اگرچہ بظاہر انڈین یونین کے لئے ہیں۔ لیکن صداقت اور عدل و انصاف کسی کی جاگیر نہیں۔ ایسی مفید پند و نصائح سے یقیناً پاکستان بھی اسی طرح مستفید ہو سکتا ہے۔ جس طرح انڈین یونین

ہمیں محسوس ہوتا ہے۔ کہ مسٹر مکرجی نے مکتوب جس جذبہ کے زیر اثر لکھا ہے۔ وہ نہایت بلند ہے۔ اور صاحب مکتوب کی صفائے قلب اور صدق نیت کا آئینہ دار ہے۔ اس لئے ہمیں یقین ہے کہ خواہ دونوں ملکوں کے تمام صاحبان اقتدار کی نظر سے یہ گزرے یا نہ گزرے۔ مگر دونوں ملکوں کے تعلقات کے استحکام پر اس کا ضرور اثر پڑے گا۔ کیونکہ ایک نیک خیال کے سوچتے وقت جو لہریں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ اسکو زندۂ جاوید کر دیتی ہیں۔ اور دنیا پر اس کا اثر کسی نہ کسی طرح ضرور ہوتا ہے۔

چار اقتباس

(۱) اس معنی میں (متجانس گروہ اشخاص) جو گروہ ایک قوم ہو۔ وہ دو ہی وجوہ سے تلوار اٹھاتا ہے۔ اور اٹھا سکتا ہے۔ یا تو اس کے جائز حقوق چھیننے کے لئے کوئی اس پر حملہ کرے۔ یا وہ خود دوسروں کے جائز حقوق چھیننے کے لئے حملہ آور ہو۔ پہلی صورت میں تو خیر تلوار اٹھانے کے لئے کچھ نہ کچھ اخلاقی جواز موجود بھی ہے۔ (اگرچہ بعض دھرماتماؤں کے نزدیک یہ بھی ناجائز ہے) لیکن دوسری صورت کو تو بعض ڈکٹیٹروں کے سوا کوئی بھی جائز نہیں کہہ سکتا۔ حتیٰ کہ برطانیہ اور فرانس جیسی وسیع سلطنتوں کے مدبرین بھی اسکو جائز کہنے کی جرأت نہیں رکھتے۔

(رسالہ جہاد فی سبیل اللہ مصنفہ مودودی صاحب)

(۲) تلوار کے زور سے پرانے ظالمانہ نظام زندگی کو بدل دینا اور نیا عادلانہ نظام مرتب کرنا بھی جہاد ہے۔ (ایضاً صفحہ ۹)

(۳) یہی پالیسی تھی جس پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اور آپ کے بعد خلفائے راشدین نے عمل کیا۔ عرب میں جہاں مسلم پارٹی پیدا ہوئی تھی۔ سب سے پہلے اسی کو اسلامی حکومت کے زیر نگین کیا گیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے اطراف کے ممالک کو اپنے اصول و مسلک کی طرف دعوت دی۔ مگر اس کا انتظار نہ کیا۔ کہ یہ دعوت قبول کی جاتی ہے یا نہیں بلکہ قوت حاصل کرتے ہی رومی سلطنت سے تصادم شروع کر دیا۔ آنحضرت کے بعد جب حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ پارٹی کے لیڈر ہوئے تو انہوں نے روم اور ایران دونوں کی غیر اسلامی حکومت پر حملہ کیا۔ اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس حملہ کو کامیابی کے آخری مراحل تک پہونچا دیا۔ (نعوذ باللہ)

(ایضاً صفحہ ۲۸-۲۹)

(۴) غزوۂ تبوک کے سلسلہ میں خدائے تعالےٰ مسلمانوں کو فرماتا ہے یا ایھا الذین آمنوا مالکم اذا قیل لکم انفروا فی سبیل اللہ اثاقلتم الی الارض (توبہ پ ۱۰ ع) یعنی اے مسلمانو! تم کو کیا ہو گیا۔ کہ جب تم کو کہا گیا کہ خدا کی راہ میں نکلو۔ تو تم زمین کی طرف دب گئے۔ اس آیت کا شان نزول یہ ہے۔ کہ حضور رسالتمآب کو خبر پہونچی۔ کہ نصارائے روم نے عرب پر حملہ کرنے کے لئے بے اندازہ سپاہ جمع کی ہے حضور اکرم صلعم نے ان حدود عرب سے باہر روکے رکھنے کے لئے مدینہ شریف سے مقابلہ کی تیاری کی۔ اور نفیر عام کا حکم دیا۔

فتوےٰ مندرجہ سفینہ ۱۸ جولائی ۱۹۴۸ء از مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نائب صدر جمعیۃ العلمائے اسلام صوبہ پنجاب لاہور

آخر میں صرف دو باتیں عرض کرتا ہے (۱) مودودی صاحب کے نظریہ جہاد کے مطابق نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کا فعل نعوذ باللہ دنیاوی ڈکٹیٹروں کے مطابق اور برطانیہ اور فرانس کے مدبرین سے بھی گرا ہوا تھا۔

(۲) مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے روم پر حملہ کرنے کی وجہ یہ بتائی ہے۔ کہ رومی مدینہ پر حملہ کرنے والے تھے۔ اس لئے اس حملہ کو بڑھ کر روکنا محض دفاعی کارروائی تھی۔ اس سے مودودی صاحب کے علم دین اور تاریخ دانی کا پتہ چلتا ہے۔

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۴۸ء صفحہ ۳ ایڈیٹوریل نوٹ "عمل یا نعرہ بازی" میں تیسرے کالم کے نیچے کی آخری سطر میں نویں سپارے کی بجائے سورۂ انفال اور اسی نوٹ میں ان لم تفعلوہ کی بجائے الا تفعلوہ صحیح ہے۔

درویشانہ مقالہ

از مکرم جناب برکات احمد صاحب بی۔ اے واقف زندگی مقیم قادیان

(۲)

(۳)

بے شک ہم پر مصائب کے پہاڑ ٹوٹے اور تکالیف کی آندھیاں چلیں۔ لیکن یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ الٰہی جماعتیں پھولوں کی سیج پر آرام کرنے کے لئے پیدا نہیں ہوتیں۔ بلکہ ہمیشہ سے ان کے لئے خاردار اور دشوار گزار راستوں سے گزرنا مقدر ہے۔ جن پر چل کر وہ اپنے گوہر مقصود کو پالیتی ہیں۔ مومنوں پر وارد ہونے والی تکالیف و مصائب اپنے اندر بہت سی برکتیں اور فوائد لئے ہوئے ہوتی ہیں۔ یہی ابتلاء جس سے جماعت اور اہل قادیان کو دوچار ہونا پڑا اس سے علاوہ روحانی فوائد کے اور بھی بہت سے فائدے ہمیں حاصل ہوئے۔ مثلاً قادیان میں بہت سے غیر مسلم ایسے تھے۔ جو جماعت کے ساتھ دوستی کا دم بھرتے تھے۔ اور ان کے ہر قسم کے فوائد جماعت سے وابستہ تھے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آپ کے خاندان اور دوسرے تمام احمدیوں کے بے شمار احسانات ان پر تھے۔ لیکن ان احسانات اور حسن سلوک کو پس پشت ڈالتے ہوئے ان لوگوں نے بغض اور کینہ کے جذبات کو اپنے اندر مخفی رکھا۔ اور نیش زنی کے لئے موقعہ کی تلاش میں رہے۔ ان کی یہ مخفی اور قلبی کیفیات فسادات کے ایام میں ظاہر ہوگئیں۔ جبکہ انہوں نے جماعت کی مخالفت اور جماعت کو نقصان پہونچانے میں کھلے بندوں حصہ لیا۔ اور محبت اور رواداری کی وہ چادر جو برسوں سے وہ لوگ اوڑھے ہوئے تھے فسادات کی اس آندھی میں تار تار ہوگئی۔ اور حقیقت ان کے چہروں سے بے نقاب ہوگئی اور جماعت پر اپنوں بیگانوں پر اور خود ان پر بھی یہ ظاہر ہوگیا۔ کہ خیر خواہی اور رواداری کے پردہ میں وہ لوگ کینہ۔ دشمنی اور قومی منافرت کے بدترین جذبات پوشیدہ رکھے ہوئے تھے

اے گردش ایام تیرا شکریہ
ہم نے ہر پہلو سے دنیا دیکھ لی

مگر اس سب کچھ کے باوجود ہماری جماعت آج بھی محبت اور رواداری کا ہاتھ ہر ایک کے لئے بڑھائے ہوئے ہے۔ اور یہی وہ تعلیم ہے۔ جس کو قائم کرنا وہ اپنا فرض سمجھتی ہے۔ اور اسی سے دنیا کا امن اور نجات وابستہ ہے کاش دوسرے لوگ بھی اس کار خیر میں اس کا ہاتھ بٹائیں۔ اور اس کے راستہ میں روڑے نہ اٹکائیں۔

پھر وہ مسلمان جو قادیان اور اس کے ماحول میں دس دس میل تک مختلف دیہات میں آباد تھے۔ جب بھی ہماری جماعت کے افراد کو ان کے ساتھ حسن سلوک کا موقعہ ملا۔ کبھی دریغ نہ کیا۔ لیکن وہ لوگ جن سے یہ حسن سلوک کیا جاتا رہا۔ محض عقاید کے اختلاف کی وجہ سے جماعت کی تبلیغی سرگرمیوں سے بدظن رہے۔ اور جماعت کو اپنا دشمن سمجھتے رہے۔ فسادات کے دنوں میں جب وہ اپنا سب کچھ لٹا کر نہائت کسمپرسی کی حالت میں قادیان پہونچے۔ تو قادیان کے احمدیوں نے۔ ہاں انہی احمدیوں نے جن کو وہ لوگ اپنا دشمن سمجھا کرتے تھے۔ اس مصیبت کے وقت میں ان کا ساتھ دیا۔ انہیں تسلی و تشفی دی۔ اور ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام کیا۔ ان کی رہائش کے لئے اپنے قیمتی اور آراستہ مکانات ان کے حوالے کئے۔ یہاں تک کہ قومی عمارتیں بھی ان کو مصیبت کے دن اور راتیں بسر کرنے کے لئے پیش کردیں۔ اور پھر ان کے مال جان اور عزت کے تحفظ کے لئے جہاں تک ہوسکا حالات کے مطابق افسران سے مل کر انتظام کرتے رہی۔ ان پناہ گزین غیر احمدی مسلمانوں کی تعداد ستمبر ۴۷ء کے آخیر میں ایک لاکھ نفوس کے قریب پہونچ گئی تھی۔ اور یہ اس قدر بڑا بوجھ تھا۔ کہ قادیان کی قلیل اور خود مصیبت میں مبتلا احمدی آبادی اسے اٹھانے کے قابل نہ تھی۔ لیکن جس حد تک بھی انفرادی اور جماعتی طور پر ہوسکا۔ احمدی احباب نے اور جماعت نے ان مصیبت زدگان کی مدد کرکے انسانی ہمدردی کا ثبوت پیش کیا۔ اور وہ جو ہمیں محض عقائد میں اختلاف کی بناء پر اپنا دشمن اور بدخواہ سمجھتے تھے اس حقیقت کا اقرار کرنے پر مجبور ہوگئے۔ کہ دراصل احمدی ہی ان کے حقیقی خیر خواہ اور ہمدرد تھے۔

کتنی ہی اغوا شدہ مسلمان عورتیں جن پر بے پناہ مظالم توڑے گئے۔ اور جن کے ساتھ شرمناک سلوک روا رکھا گیا محض جماعت احمدیہ کی کوشش اور مدد سے برآمد ہوئیں۔ اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔ یہی نہیں کہ ہم نے حکومت کے مقامی اور بالا افسران اور حکام سے تعاون اور امداد کرکے ان مظلوم اور بے بس عورتوں کو برآمد کرایا۔ بلکہ بہت سی مسلمان عورتیں اور مرد جو اردگرد کے دیہات میں محصور تھے۔ محض اس بات کا علم ہونے پر کہ قادیان میں مسلمان بستے ہیں۔ ہمارے پاس یہاں پہونچتے رہے۔ اور پہونچ رہے ہیں۔ پھر نہ صرف یہ کہ ہم ان کو بحفاظت حکام کے ذریعہ ان کے رشتہ داروں کے پاس پہونچاتے ہیں۔ بلکہ جب تک وہ یہاں رہتے ہیں۔ ان کے کھانے اور رہائش کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے اپنے درویشانہ کھانے اور اپنی فقیرانہ رہائش گاہوں سے زیادہ اچھا کھانا اور زیادہ اچھی رہائش گاہیں انہیں مہیا کی جاتی ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک یہ محسوس کرتا۔ اور اس کا بار بار اظہار کرتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے ایسے نامساعد حالات میں قادیان میں رہنے اور باوجود اس قسم کی تنگی کے مصیبت زدگان کی دیکھ بھال خبر گیری اور امداد ایسے رنگ میں کرنے کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔ یہ توفیق خدا تعالےٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کو ملی۔ (باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام وصیت کرنے والوں کے متعلق فرماتے ہیں کہ

"اس کام میں سبقت دکھانے والے (یعنی جلد وصیتیں کرنے والے) راستبازوں میں شمار کئے جائینگے۔ اور ابد تک خدا تعالےٰ کی ان پر رحمتیں ہونگی۔" (رسالہ الوصیت)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ

"مومن کو یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ جتنی قربانی اس سے ہوسکتی ہے وہ کرے۔ تاکہ مرنے کے بعد اس کی اخروی زندگی اللہ تعالےٰ کے فضل سے زیادہ سے زیادہ کامیاب ہو۔"

(الفضل ۱۵ جولائی ۴۸ء)

مندرجہ بالا دو اہم ارشادات کی روشنی میں ہر احمدی کو جس نے وصیت نہیں کی۔ اسے ضرور وصیت کے نظام میں شامل ہونا چاہیئے۔ اور صرف وصیت کرنے کا ارادہ نہ رہے بلکہ بہت جلد دفتر کو اپنی وصیت سے اطلاع دینی چاہیئے

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

مرکز احمدیت قادیان میں
رمضان المبارک میں نماز تراویح اور درس القرآن کا انتظام

خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے قادیان میں امسال بھی حسب سابق ماہ رمضان میں قرآن مجید کے باقاعدہ درس اور نماز تراویح کا انتظام کیا گیا ہے انشاء اللہ درس قرآن مجید مسجد مبارک میں بعد نماز ظہر تا عصر ہوا کرے گا۔ اور ہر روز ایک پارہ مع ترجمہ و تفسیری نوٹ ختم کیا جائیگا۔ ۲۹ رمضان المبارک تک سارے قرآن مجید کا درس مکمل ہو جائیگا۔ اور ۲۹ تاریخ کو اختتام قرآن مجید کے بعد اجتماعی دعا ہوگی۔ مندرجہ ذیل علماء کرام تین عشروں میں مندرجہ ذیل ترتیب سے درس دیں گے۔

پہلا عشرہ مکرم مولوی غلام احمد صاحب ارشد از سورۂ فاتحہ تا آخر سورۂ توبہ

دوسرا عشرہ مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری از سورۂ یونس تا آخر سورۂ عنکبوت

تیسرا مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی از سورہ روم تا سورۂ والناس

نیز مسجد مبارک میں مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی حدیث بخاری شریف کا درس بجائے بعد نماز عصر کے بعد نماز فجر دیا کریں گے۔ نماز تراویح مسجد مبارک میں سحری کے وقت اور مسجد اقصےٰ میں بعد نماز عشاء ہوا کریگی۔ حافظ الٰہ دین صاحب مسجد مبارک میں اور حافظ عبدالعزیز صاحب مسجد اقصےٰ میں نماز تراویح میں قرآن مجید سنائیں گے۔

اللہ تعالےٰ ہمیں رمضان کی برکات سے متمتع ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ ناظر تعلیم و تربیت

تاریخ غلامانِ اسلام میں سے کچھ

(از قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

(گذشتہ سے پیوستہ)

۲۶۔ حضرت اسماعیل کے والد کا نام ابراہیم تھا جو کوفہ میں تجارت کرتے تھے۔ اس سلسلہ میں ان کی آمدورفت بصرہ بھی ہوتی جہاں انہوں نے بنو شیبان کی باندی علیّہ سے نکاح کیا۔ علیّہ دانشمند فاضلہ تھیں بڑے بڑے علماء فقہاء ان کے مکان پر آکر درس وتدریس میں حصہ لیتے انہی کے بطن سے اسماعیل پیدا ہوئے اور ابن علیّہ کے نام سے مشہور ہو گئے۔ جو ان کو ناپسند تھا اور فرماتے جو مجھے ابن علیّہ کہتا ہے غیبت کرتا ہے۔ ان کی تعلیم کا اہتمام اسی والدہ نے کیا تھا۔ اس زمانے کے مشہور محدث جوادی بیان کرتے ہیں علیّہ اپنے بچے اسماعیل کو لے کر میرے پاس آئیں اور کہا یہ میرا بیٹا ہے۔ اس کی تعلیم وتربیت فرمائیں۔ اپنے ساتھ رکھیں چنانچہ میں جب کسی علمی محفل میں شریک ہوتا تو انہیں ساتھ لے جاتا یہ نہایت پیاری صورت کے تھے۔ میں صرف اتنا کہتا آگے بڑھ جاؤ لوگ خودبخود جگہ دے دیتے اور یہ مدرس و واعظ کے پاس پہنچ جاتے اور بڑی محبت سے بٹھا لئے جاتے۔ آخر وہ اس مرتبہ علم وفضل پر پہنچے کہ مشہور امام جرح تعدیل حضرت یحییٰ بن معین فرماتے ہیں کان ثقۃً مامونا صدوقا مسلما ورعا تقیا۔ آپ ترقی کرتے کرتے بغداد کے قاضی بن گئے۔ مگر حضرت ابن مبارک کو یہ امر ناپسند تھا چنانچہ جب وہ بغداد آئے تو اسماعیل ان سے ملنے گئے مگر ابن مبارک نے سر نہ اٹھایا نہ ان سے تخاطب کیا۔ اس واقعہ سے ان کو رنج پہنچا دوسرے دن ایک شکایتی خط لکھا۔ جس کے جواب میں حضرت عبد اللہ ابن مبارک نے جن کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے۔ چند اشعار لکھ بھیجے۔ وہ ان میں سے یہ ہیں ؎

ایں رِوایاتک فی سردھا
لترک ابواب السلاطین
ان قلت اکرھت فذا باطل
زلّ حمار العلم فی الطین

یعنی وہ احادیث و روایات کا شغل کیا ہوا اگر کہو کہ مجھے یہ عہدہ قبول کر لینے پر مجبور کر دیا گیا۔ تو یہ عذر باطل ہے۔ بہر حال علم کا گدھا کیچڑ میں پھسل گیا آپ خط پڑھ کر بہت متاثر ہوئے اور خلیفہ ہارون رشید کے حضور استعفا پیش کر دیا۔ ہارون رشید نے کہا کسی مجنون نے تمہیں بہکایا ہے۔ عرض کیا اب خطا پر صبر ممکن نہیں مجھے رستگار فرمائیے چنانچہ سبکدوش ہو گئے۔ حضرت ابن مبارک کو معلوم ہوا تو بہت خوش ہوئے کہ احادیث کی روایات کسی مصلحت یا اثر محکومی و ملازمت سے ملوث نہ ہو سکیں گی اور ایک تھیلی خدمت میں ہدیۃً بھیجی۔ آپ ایک ایک رات میں تہائی قرآن تلاوت کر جاتے تھے۔ آپ کبھی کبھی نبیذ کا استعمال کر لیتے تھے جو ایک گروہ فقہاء کے نزدیک جائز تھا کیونکہ نشہ آور نہیں تھا

۲۷۔ ابو یحییٰ مالک۔ بن لوی غالب کی ایک عورت کے غلام تھے۔ امام نووی نے ان کو الزاھد التابعی لکھا ہے۔ قرآن مجید کی کتابت اپنے ہاتھ سے کرتے اور یہی ان کی وجہ معاش تھی۔ ایک مرتبہ مجلس وعظ میں تھے واعظ کا بیان سنکر سب لوگ رو پڑے مجلس کے بعد جب کھانا آیا تو یہ الگ ہو گئے اور فرمایا یہ انہی لوگوں کا حق ہے۔ جو بے ساختہ رو پڑے۔ یہ کیفیت مجھ پر طاری نہیں ہوئی۔ اس لئے کھانے پر بھی میرا حق نہیں۔ آپ فرماتے اگر میرے لئے روٹی پھانکنا جائز ہوتا یا مسجد کی کنکریاں۔ تو میں انہی پر کفایت کر لیتا ایک مرتبہ خود فرمائش کر کے دودھ روٹی منگوائی مگر پھر اسے الٹ پلٹ کر رکھ دیا اور کہا کہ آج تک تجھے منہ نہیں لگایا۔ تجھ پر غلبہ نہیں پا سکتی یہ کہہ کر ہٹا دی اور نہ کھائی۔ آپ فرمایا کرتے جتنا دنیا کے لئے غمگین ہو گے اتنا ہی آخرت کا غم کم ہو گا (ب) ایک دن فرما رہے تھے۔ جب ہر شخص جانتا ہے۔ اس کا انجام موت اور ٹھکانا قبر ہے پھر وہ دنیوی لذائذ کا کیوں شیدا ہوتا ہے۔ خدا کی قسم آخرت کا غم اور دنیا کی خوشی دونوں کسی ایک شخص کے دل میں جمع نہیں رہ سکتیں۔ آپ ایکبار جیلخانے میں جا نکلے وہاں ایک شخص اپنے زمگی ٹیکس ادا کرنے کی پاداش میں بند تھا۔ قیدی نے پہچان لیا اور عرض کیا کہ آپ کو میرے حال زار پر رحم نہیں آتا آپ نے ایک طرف نظر کی تو لٹکا ہوا تھیلا نظر آیا فرمایا اس میں کیا ہے نیچے اتروا کر دیکھا تو سالم مرغ کباب اور حلوائے بے دود تھا۔ فرمایا۔ تمہاری بیڑیاں تو تمہارے ساتھ آئی ہیں اگر یہ خوشخوری اور بدعادتیں نہ ہوتیں تو ٹیکس ادا کرنے کے لئے روپیہ پس انداز رہتا اور نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ آپ فرماتے جب اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو اپنا محبوب بناتا ہے تو اس کا حصہ دنیا سے کم کر دیتا ہے تبتّل التام الی الرّب میں فرق نہ آئے۔ اور ہمہ تن اسی کی طرف متوجہ رہے اور جب کسی کو ناپسند فرماتا ہے تو کسی دنیوی مشغلے کا شوق اور زرومال جمع کرنے کا ذوق اس کے دل میں بڑھا دیتا ہے اور اپنی جناب سے دستبردار کر دیتا ہے۔ جس کی وجہ سے وہ دینی امور کی طرف راغب نہیں رہتا اور بالآخر خسران مبین پاتا ہے (اعاذنا اللہ منہ) ایک دفعہ بصرہ میں آپ کے گھر کو آگ لگ گئی۔ لوگ مدد کے لئے جمع ہو گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ اپنی چادر لٹکائے نہایت اطمینان سے باہر نکل آئے۔ لوگوں نے تعجب کیا تو فرمایا اس میں دکھ ہی کیا تھا؟ آپ بحری سفر سے واپس آئے تو ٹیکس آفیسر نے سب مسافروں کو روک لیا کہ سب اپنے اپنے سامان کا جائزہ دیکر جاؤ آپ فی الفور سب سے پہلے چھلانگ لگا کر باہر نکل آئے۔ آفیسر نے کہا سامان؟ فرمایا میں ہی تو ہوں یا یہ چادر ہے۔ آپ فرماتے ہیں اسوقت میرے دل میں لہر اٹھی اور تمنا کی کہ کاش روز آخرت بھی یوم الحساب کو یہی کیفیت پیش آئے

ایک دفعہ چند عقیدت شعار ملاقات کے لئے رات کو حاضر ہوئے۔ کیا دیکھتے ہیں گھر میں چراغ تک ندارد۔ ایک سوکھی روٹی ہاتھ میں ہے اور اس کا لقمہ سبحان اللہ وبحمدہ کہتے ہوئے انگلیوں میں مل رہے ہیں تاکہ نرم ہو جائے ملاقاتیوں نے عرض کیا یہ کیا حالت ہے نہ روشنی نہ سالن فرمایا بس چھوڑو میں انہی موجودہ اشیاء پر بھی بہت نادم ہوں۔ قاری نے سورۃ زلزال پڑھی تو جب وہ آیت ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ پر پہنچا تو آپ کی چیخیں نکل گئیں اور بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ ابن مرزوق کا بیان ہے کہ آپ ایک جنازہ میں شامل ہوئے۔ تدفین کے وقت قبر پہ کھڑے ہوئے تو اپنے نفس کو مخاطب کر کے فرمایا اے مالک دیکھ لے یہ ہے تیرا آخری ٹھکانا۔ دیکھ قبر میں ٹیک لگانے کو بھی کچھ نہیں کئی بار اسے دہرایا۔ آخر غش کھا کر اسی قبر میں گر پڑے بمشکل لوگوں نے باہر نکالا اور آپ کو گھر لے گئے ایک شخص قہقہے لگا رہا تھا آپ ٹھہر گئے اور فرمایا اگر مجھے بصرہ کے تمام اموال دیدیئے جائیں۔ اور لوگ چاہیں کہ میں ہنسوں تو میں اسوقت بھی نہ ہنسوں گا۔ آپ کے داماد کو خیال ہوا کہ دیکھوں رات آپ کیونکر گذارتے ہیں۔ چنانچہ ایک دن موقعہ ملگیا آپ عشاء کے بعد نماز کے لئے کھڑے ہو گئے اور ریش سفید ہاتھ سے پکڑ کر کہنا شروع کیا۔ اے مولیٰ اس بڑھاپے پر رحم فرما کر دوزخ کی آگ سے بچا لے۔ آپ کے داماد ابو صالح کا بیان ہے۔ بار بار آپ یہی کہتے جاتے روتے جاتے کوئی بار میں اونگھ گیا اور پھر جاگا تو یہی کلمات کی زبان پر جاری سنتا۔ حتّٰی کہ اذان سحر ہو گئی۔

ایک مرتبہ بصرہ کا گورنر حکومت کے نشہ میں اکڑتا ہوا جا رہا تھا۔ کچھ خدام ادب آگے آگے دوڑتے کہتے جاتے تھے ہٹو۔ جاؤ گورنر آ رہے ہیں۔ حضرت مالک اتفاقاً اسی راستے جا رہے تھے کھڑے ہو گئے اور جب گورنر قریب سے گذرا تو فرمایا۔ ولا تمش فی الارض مرحاً یہ چال چھوڑ دو۔ بادی گارڈ کے کچھ جوان سزا دینے کو لپکے تو حاکم نے منع کر دیا اور خود مخاطب ہو کر کہا شاید تم نے مجھے پہچانا نہیں۔ مسکرا کر فرمایا مجھ سے بہتر تمہیں کون جانتا ہے۔ تیرا آغاز ایک بدبودار پانی کا قطرہ ہے اور تیرا انجام بدبودار جسم اور اس کے درمیان تیرے کام کا زمانہ۔ جیسا کریگا ویسا پائیگا۔ حاکم نے سر جھکا لیا اور آگے بڑھ گیا آپ نے اپنے متعلقین کو وصیت کی کہ مرنے کے بعد میرے ہاتھوں کو گردن کے پیچھے لے جا کر باندھ دیں تا میں خدا کے حضور ایک بھگوڑے غلام کی طرح حاضر ہوں یہ کہتا ہوا

بردر آمد بندۂ بگریختہ ـ آبروئے خود زعصیاں ریختہ

حضرت معروف کرخی مشہور صوفی کے والدین عیسائی تھے۔ بچپن میں انہیں اعتقاد کے پاس بٹھایا اور اس نے تلقین کی کہ کہو ایک خدا میں تین اور تین میں ایک تو آپ نے کہا میں یہ نہیں سمجھ سکتا آخر گھر سے بھاگ نکلے ماں باپ پر فراق ناقابل برداشت ہوا تو عہد کیا۔ اگر ہمارا بیٹا آجائے تو جس دین پر وہ اپنی رضامندی ظاہر کرے وہی ہمارا دین ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی رہنمائی کی اور حضرت علی بن موسیٰ الرضا کے دست مبارک پر اسلام لائے۔ یحییٰ بن جعفر کہتے ہیں معروف کرخی نے اذان دی جب اشھد ان لا الٰہ الا اللہ پر پہنچے تو بال کھڑے ہو گئے۔ ایک شخص نے عرض کی مجھے نصیحت فرمائیے ارشاد ہوا اللہ پر توکل کرو کہ وہ تمہارا جلیس وانیس اور کل شکایتوں کا مرجع بن جائے۔ اور موت کا ذکر زیادہ کرو اور یہ یقین کر لو کہ لوگ نہ تمہیں کوئی نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ مرض وفات میں ایک شخص نے پوچھا اپنے روزوں کی نسبت کچھ بتائیے فرمایا حضرت عیسیٰ یوں روزہ رکھتے تھے اس نے کہا اپنی نسبت فرمائیے۔ آپ نے حضرت داؤد کے روزوں کا ذکر شروع کر دیا۔ تیسری بار سوال پر اصرار کیا۔ فرمایا میں تو ہمیشہ روزے سے رہا البتہ کبھی کھانا سامنے آیا اور کسی نے اصرار کیا تو میں نے کھا لیا اور یہ کبھی نہ کہا کہ میں روزہ سے ہوں۔ ایک شخص نے اپنے لڑکے کی گمشدگی پر التجا کی کہ اس کی بازیافت وآمد کے لئے دعا فرمائیں۔ آپ نے ہاتھ اٹھا کر کہا اے خدا زمین تیری ہے اور جو کچھ اس میں ہے وہ بھی تیرا تو اس کا لڑکا اسے ملا دے وہ شخص کہتا ہے میں شہر میں واپس آیا تو دروازے پر اپنا لڑکا پایا۔ آپ نے وصیت کی کہ تدفین کے وقت میرا کرتہ اتار دی جائے تا جیسا خدا کے حضور سے ننگا آیا ننگا ہی حاضر ہوں۔

جموں میں ڈوگروں کے انسانیت سوز مظالم کی داستان

بدنصیب مسلمان عورتوں کی پکار

(از قلم مشتاق احمد صاحب سابق ہیڈ کانسٹیبل پولیس - جموں)

میں جموں و کشمیر پولیس میں بعہدہ ہیڈ کانسٹیبل ملازم تھا۔ میری سروس تقریباً ۱۶ سال کی ہے میرا سب کا سب خاندان مہاراجہ جموں و کشمیر کی حکومت میں ملٹری سول میں اعلیٰ عہدوں پر ممتاز رہا ہے۔ اور پشتینی باشندہ ریاست درجہ اول ہوں موجودہ سکیم جو کہ مہاراجہ نے انڈین یونین کے ساتھ مل کر بنائی تھی۔ کہ مسلمانوں کا ریاست سے خاتمہ کیا جائے۔ میں بھی مجبور ہوا بلکہ مجبور کیا گیا کہ ریاست میں اپنی سروس کا خاتمہ کر کے پاکستان میں آکر پناہ لوں۔ چنانچہ اس دباؤ کے تحت ہم تقریباً تین صد مسلمان ملازمین پولیس چھپ چھپا کر پاکستان میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ میں ضلع ریاسی میں تعینات تھا۔ موجودہ گڑبڑ سے ایک ماہ پیشتر مجھے بحکم ایس۔ ایس پی صاحب جموں میں تبدیل کیا گیا۔ میں ۷ بھادوں ۲۰۰۴ کو ریاسی سے چل کر جموں پہنچا اور تھانہ گمٹ میں چارج لیا۔ چونکہ انہیں ایام میں جموں سے تشویشناک خبریں آ رہی تھیں۔ اس لئے اس خیال سے کہ ریاسی میں امن ہے میں اپنے عیال ریاسی میں ہی چھوڑ آیا۔ ریاسی میں چونکہ میرے سسرال تھے۔ اس لئے مجھے ان کی طرف سے بے فکری ہی تھی۔

مسلمانوں کو ختم کرنے کی سکیمیں

میں جب جموں پہنچا تو شہر میں مسلمانوں کے علاقے میں ایک عجیب دہشت سی طاری تھی۔ ہر ایک مسلمان کے دل میں خوف و ہراس تھا جس تھانہ میں میں تعینات تھا اس تھانہ کے ساتھ تقریباً دو صد گاؤں کا الحاق ہے اور یہ گاؤں جموں شہر سے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر ہیں ایک ماہ تک میں سرکاری کام کرتا رہا۔ اس ایک ماہ کے عرصہ میں ہمارے تھانہ کی حدود سے ہر روز یہ خبریں آتی رہیں۔ کہ ہر گاؤں میں ہندو سکھ خفیہ جلسے کرتے ہیں۔ اور منظم طور پر مسلمانوں کو ختم کرنے کی سکیم مرتب کر رہے ہیں۔ ان کی اس کاروائی میں تقریباً سب کے سب اعلیٰ عہدیداران ہندو سکھ شامل تھے۔

اسلحہ کی ناجائز درآمد

ان اطلاعوں کی خفیہ رپورٹوں کو بندہ خود حسب ہدایت افسر انچارج مرتب کرتا رہا اور ان کی تین کاپیاں بنا کر ایک کاپی ریاست کے محکمہ کے سی آئی ڈی کے افسر اعلیٰ کو۔ دوسری کاپی ایس۔ پی صاحب اور تیسری کاپی گورنر صاحب جموں کو بھجوا دی جاتی۔ ان خفیہ رپورٹوں میں ان سب حالات کا اندراج ہوتا تھا جو کہ ہمارے گرد و پیش میں رونما ہوتے تھے۔ ایک رپورٹ بطور یادداشت تھانہ کے روزنامچہ میں درج کر دی جاتی تھی۔ اس روزنامچہ کی ایک پرت حکام اعلیٰ کو بھیج دیا جاتا تھا۔ ایس۔ ایس پی جموں میاں عبدالرشید صاحب تھے ان رپورٹوں کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایس۔ ایس پی صاحب نے ایک گارڈ بیل توی کے شہر والے کنارے کی طرف لگا دی تاکہ وہ اس اسلحہ کو ضبط کر لیں جو کہ ہندو سکھ ناجائز طور پر بھاری مقدار میں شہر کے اندر داخل کر رہے تھے۔ لیکن یہ گارڈ صرف S.S.P کے ماتحت تھی۔

جب ہماری گارد جس کا ہیڈ کانسٹیبل مسلمان تھا۔ اسلحہ بمعہ ہندوؤں سکھوں کے تھانہ میں لاکر پیش کرتی۔ تو افسر انچارج تھانہ راجہ صحبت علی خان مرحوم اس اسلحہ کا ملاحظہ کر کے اس کی فہرست مرتب کراتے چونکہ اسلحہ کو صدر تھانہ سٹی میں ضبط کیا جاتا تھا۔ اس لئے قانونی طور پر ہمارا تھانہ کوئی کاروائی نہ کر سکتا تھا اس لئے بعد اندراج رپورٹ تھانہ بذریعہ ڈالٹ تھانہ سٹی میں برائے کاروائی ضابطہ اس اسلحہ کو بمعہ ان کے مالکوں کو کر دیا جاتا تھا۔ کہ ان کے خلاف ایکٹ اسلحہ میں کاروائی کی جا سکے۔ مگر تھانہ سٹی کا انچارج لالہ امرناتھ ملہوترہ اے۔ ایس۔ پی تھا۔ جو کہ کٹر مہاسبھائی ذہنیت کا مالک تھا۔ ان سب کو بمعہ اسلحہ کے دوسرے دروازے سے نکال دیا جاتا تھا اور وہ لوگ یہ جان کر کہ حکومت ہمارے ساتھ ہے بے پرواہ ہو کر من مانیاں کاروائیاں کرتے رہے اور ہم کو تھانہ سٹی سے یہ جھوٹی اطلاع دی جاتی تھی۔ کہ کاروائی کی جائے گی۔ جس کا علم ہم کو بھی تھا اور اس امر کی اطلاع بھی راجہ صحبت علی خان سب انسپکٹر انچارج تھانہ گمٹ S.S.P کو روزانہ پہنچا دیتے تھے۔ مگر S.S.P بے بس تھا اور گرد و پیش کے حالات کا ان کو بخوبی علم تھا۔ ایک ہندو سکھ کانسٹیبل کا رعب ہمارے مسلمان S.S.P سے بھی زیادہ تھا اور ان کو زیادہ اختیارات حاصل تھے

مسلمانوں پر سختی

جو خفیہ ڈائریاں ہم روزانہ افسران بالا کو پہنچاتے رہتے تھے۔ ایک ماہ سے زیادہ عرصہ تک ان پر کوئی کاروائی نہ کی گئی۔ اور میں خود اس بات کو رپورٹ روزنامچہ میں درج کر دیا کرتا تھا۔ ہم مسلم ملازم حکومت کی اس خاموشی پر حیران تھے۔ دوسری طرف ایک مسلمان مزدور جو کہ لاری سے اتر رہا تھا۔ اور ایک چھوٹا سا چاقو اس کی جیب سے گرا۔ فوراً اس مسلمان کو ہندو پکڑ کر لے گئے اور ڈی۔ ایس۔ پی (دھنت پنڈی داس) اسے ملٹری گارد کے ہمراہ ہمارے تھانہ میں لے آئے اور فوراً کاروائی کرنے کے لئے حکم دیا بلکہ خود استغاثہ مرتب کر کے بیٹھ گئے۔ کہ کل ہی اس مسلمان کو عدالت میں پیش کر کے ایکٹ اسلحہ میں اس کے خلاف کاروائی کی جائے اور ازاں بعد اس کو اس افسر نے خود تھانہ کی حدود میں بری طرح پیٹا حتیٰ کہ وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا اور اس حالت میں اسے چھوڑ کر چلے گئے۔

ہندو تحصیلدار حکومت ہند کے حکم سے اسلحہ تقسیم کر رہا تھا

مسلمانوں کو ختم کرنے کی سکیم پر کس طرح عملدرآمد شروع ہوا اس کی کہانی سنئے S.S.P (میاں عبدالرشید) تھانہ رنبیر سنگھ پورہ میں بغرض انسپکشن تشریف لے گئے۔ دوران انسپکشن میں پولیس نے ایک ہندو کو بمعہ اسلحہ کے پیش کیا۔ ابھی صاحب موصوف اس ہندو سے بات چیت میں مصروف تھے کہ تحصیلدار علاقہ (دھارا بھوشن) آ گیا۔ اور S.S.P صاحب کو کہنے لگا کہ آپ اپنا کام کریں اور واپس جموں چلے جائیں۔ میں خود حکومت جموں و کشمیر کے حکم کے مطابق یہ اسلحہ ہندوؤں اور سکھوں میں تقسیم کر رہا ہوں چنانچہ S.S.P صاحب نے یہ الفاظ سن کر اس ہندو کو بمعہ اسلحہ کے آزاد کر دیا اور خود جموں تشریف لے گئے

دیہاتی مسلمانوں کی تباہی

چند یوم کے بعد دیہات سے آگ لگانے اور لوٹ مار کی خبریں آنی شروع ہوئیں دور دور تک دیہات میں آگ ہی آگ نظر آتی تھی۔ دیہاتی مسلمان افراتفری کی حالت میں بھاگنے شروع ہوئے اور آخر ان بیچاروں نے تھانہ میں ہی آنا تھا وہ روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں آتے ہم ان کی فریاد سن کر مقدمات کو رجسٹر کرتے چلے آتے تھے پھر ان مسلمانوں کو ہدایت کی جاتی کہ وہ شہر میں مسلمانوں کے محلوں میں چلے جاویں جب فضا درست ہو گی تو تفتیش عمل میں لائی جائے گی۔ ان مقدمات کو رجسٹر کرتے وقت اس کی اطلاع مقامی گورنر (D.M) کو دی جاتی۔ اور انسپکٹر جنرل پولیس کو بھی دی جاتی۔ مگر افسوس ہے کہ یہ افسران اعلیٰ (نعوذ باللہ) موت کی نیند سوئے ہوئے معلوم ہوتے تھے گویا کہ ان کو علم ہی نہیں کہ مضافات میں مسلمانوں کو ذبح کیا جا رہا ہے

مسلمانوں کا قتل عام

آخر تنگ آکر راجہ صحبت علی خان سب انسپکٹر انچارج وہ اس امر کی رپورٹ دینے کے لئے S.S.P صاحب کی کوٹھی پر گئے۔ کہ شہر میں بھی حالت مخدوش ہے مضافات کے مسلمانوں کو ختم کر دیا گیا ہے۔ اور مسلمانوں کے قافلوں کو شہر میں داخل ہونے نہیں دیا جاتا۔ کوٹھی پر پہنچ کر ابھی رپورٹ پیش کر ہی رہے تھے کہ گولیاں چلنے کی آواز سنائی دی S.S.P صاحب نے راجہ صاحب کو حکم دیا کہ موقعہ پر جا کر حالات دریافت کریں راجہ صاحب معہ ایک کانسٹیبل مسمی فتح محمد گئے۔ ہر دو پولیس والوں کے ساتھ ۳۰۳ کی دو رائفلیں بھی تھیں۔ راجہ صاحب کے پاس علاوہ رائفل کے پستول بھی تھا۔ اور ہر دو باوردی تھے موقعہ پر پہنچے تو قلعہ باہو کی طرف سے جو مسلمان دریائے توی کو عبور کر کے شہر کی طرف آنے کی کوشش کر رہے تھے ہندو سکھ معہ ملٹری کے ان کو شہر میں داخل نہیں ہونے دیتے تھے۔ ان کے ساتھ عورتیں اور بچے بھی تھے۔ آخر ملٹری والوں نے اور رسنگ پارٹی والوں نے ان پر فائرنگ شروع کر دی۔ اور آن کی آن میں بے شمار لاشیں نظر آنے لگیں۔ بچوں کی چیخ و پکار عورتوں کی آہ و زاری پر بھی ان ظالموں کو ترس نہ آتا تھا۔ اس موقعہ پر راجہ صحبت علی خان صاحب پہنچ گئے۔ راجہ صاحب ایک دلیر اور باغیرت مسلمان تھے۔ انہوں نے جب مسلمان بچوں اور عورتوں اور بڈھوں کو اس طرح قتل ہوتے دیکھا، تو حملہ آوروں کو سمجھانے لگے۔ اس بات چیت میں ایک دوسری پارٹی آ گئی۔ اور وہ راجہ صاحب کو للکار کر کہنے لگے کہ غدار ہے مار دو۔ چنانچہ ملٹری والوں نے ایک دم فائر کر دیئے۔ اور راجہ صاحب معہ کانسٹیبل کے ہمیشہ کے لئے ختم ہو گئے ہر دو کو پھر بالکل مادر زاد ننگا کر کے توی کے پانی میں ڈال دیا گیا۔ راجہ صحبت علی کی نعش تو مل گئی۔ مگر غریب کانسٹیبل کی نعش تک دستیاب نہ ہو سکی۔ اس واقعہ سے شہر کے مسلمانوں میں اور بھی خوف و ہراس پھیل گیا۔

جموں میں مہاراجہ کا محل اونچائی پر ہے آگ لگنے کی سبب وار داتیں وہ بچشم خود دیکھ رہا تھا۔ مگر اس کے دل میں رحم کیوں آتا کیونکہ اس سکیم کا وہ خود محرک تھا۔ جو مہاراجہ نے علاقہ میں ہندوؤں اور سکھوں کو ہتھیار تقسیم کئے بلکہ بطور نمونہ کے کئی مسلمانوں کو خود تلوار سے قتل کیا۔ اور اپنی قوم کو قتل عام کا رستہ دکھا دیا ہمارے تھانہ سے تقریباً تین چار میل بجانب جنوب ریلوے سٹیشن کی پشت پر تقریباً بارہ چودہ ہزار مسلمانوں کا کیمپ تھا۔ جو کہ دیہات سے بھاگ بھاگ کر وہاں جمع ہو گئے تھے ان میں معصوم بچوں کے علاوہ عورتیں اور بوڑھے بھی شامل تھے۔ بے یار و مددگار آسمان کے سائے تلے موت کی انتظار میں یہ لوگ کئی روز پڑے رہے۔ حکومت نے شہر کے

اہم ناکوں پر ملٹری کا پہرہ لگا دیا تھا۔ تاکہ کوئی مسلمان شہر میں داخل نہ ہو سکے۔ آخر ان لوگوں کے لئے پانی بھی بند کر کے کربلا کا سماں پیدا کر دیا گیا۔ اور یہ مسلمان خدا کی امداد کے لئے آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ مگر ڈوگرہ حکمران ان کا اس حالت میں زندہ رہنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔ انہوں نے ان پر گولیوں کی بوچھاڑ کرا دی خدا گواہ ہے۔ اور میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ ان نہتے مسلمانوں کو ایک گھنٹہ میں بذریعہ مشین گن گرنیڈ۔ بم اور نہ معلوم کن کن ہتھیاروں سے ختم کر دیا گیا۔ اور شہر کے مسلمان ان مسلمانوں کی کوئی مدد نہ کر سکتے تھے۔ کیونکہ شہر کو چاروں طرف سے سوارسنگھ والوں اور ملٹری نے گھیر رکھا تھا:-

مسلمان لڑکیاں نشانہ ظلم

اس کیمپ میں میری دانست میں سینکڑوں مسلمان لڑکیوں کو پیشتر سے ہی جبراً اغوا کر لیا گیا تھا۔ پولیس لائن میں آ کر تو جو ان مسلم لڑکیوں کو پولیس ملٹری لائی اور چار دن تک ان بیکس لڑکیوں کو اپنے گھروں میں رکھا۔ رات کی خاموشی میں ان لڑکیوں کی آہیں ساری رات پولیس لائن میں سنائی دیتی تھیں۔ دلدوز چیخوں کے ساتھ ہائے اللہ ہائے ابا کی دردناک آوازیں آتی تھیں۔ مگر ان کے اللہ ابا کو تو ظلم ختم کر چکے تھے اور اگر زندہ بھی تھے تو بے دست و پا مجبور و معذور تھے کوئی بھی ان کی امداد کو نہ پہنچ سکتا تھا چار دن کے بعد مردہ حالت میں انکو نکالا گیا اور ہم لوگوں نے خود انکو دفن کیا لوٹ:- جن دنوں یہ واقعات ہیئے ان دنوں ہم خود قریباً نظر بندی کی حالت میں تھے جس کی تفصیل آئندہ آپ کے ملاحظہ میں آ جائیگی

تحریک ستمبر اور انسپکٹران بیت المال کی ذمہ داری

جس دور میں سے جماعت احمدیہ گذر رہی ہے وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں ہے ان مصیبت کے ایام میں جماعت کی ناؤ کو سلامتی کے کنارے تک پہنچانے کے لئے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کے سامنے ایک سکیم رکھی ہے جو "تحریک ستمبر" کے نام سے موسوم ہے۔ اس کی تفصیلات حضور ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸/۵/۴۸ میں بیان فرما چکے ہیں جسے نظارت بیت المال نے الگ طور پر بھی طبع کروا کر جماعتوں کو بھجوا دیا ہے۔ اور اس کی ایک ایک کاپی انسپکٹران بیت المال کو بھی بھجوائی گئی ہے۔ پس انسپکٹران بیت المال جس جس جماعت میں بغرض معائنہ جائیں۔ وہاں اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے سعی بلیغ فرمائیں اور اپنی ہفتہ وار رپورٹ میں اس کے متعلق دفتر کو اطلاع دیتے رہیں۔ (نظارت بیت المال)

تحریک جدید کے چندہ میں امریکن جماعتوں کی جدوجہد

گذشتہ ایام میں تحریک جدید کے وعدے کرنے والے مجاہدین کو ایک مطبوعہ یاددہانی ارسال کی گئی تھی جس میں یہ لکھا گیا تھا۔ کہ ہر مجاہد کوشش کر کے اپنا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کر لے۔ اس کے متعلق جہاں پاکستان کی جماعتوں سے اطلاع ملی ہے۔ کہ وصولی کی کوشش ہو رہی ہے وہاں امریکن جماعتوں کے مبلغ انچارج مولوی خلیل احمد صاحب ناصر نے اطلاع کی ہے۔ آپ کی چٹھی مل گئی۔ امید ہے اس سے احباب کو بہت تقویت ہوگی۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ تحریک جدید کے وعدے سو فیصدی وصول ہو جائیں گے

غیر ممالک کی جماعتوں کے لئے جو اسی ملک کے باشندوں پر مشتمل ہوں۔ وعدہ کی آخری تاریخ ۳۱ جولائی ہے۔ اب امریکن جماعتیں اس سال کے وعدوں کو ۳۱ جولائی تک ادا کر رہی ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ پاکستان۔ ہندوستان اور غیر ممالک کی دوسری جماعتیں بھی تحریک جدید کے وعدوں کو ۲۹ رمضان المبارک تک پورا کرنے کی پوری کوشش فرماویں (وکیل المال تحریک جدید)

تحریک ستمبر اور عہدہ داران جماعت

تحریک ستمبر کی تفصیلات سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بتاریخ ۲۸ ماہ ہجرت ۱۳۲۷ ہش خطبہ جمعہ میں ارشاد فرمائی ہیں جو روزنامہ الفضل مجریہ ۵/۶/۴۸ میں شائع ہو چکی ہیں۔ اور نظارت بیت المال کی طرف سے وقتاً فوقتاً اخبار مذکور میں تحریک بھی ہوتی رہی ہے۔ اب نظارت ہذا نے اس خطبہ کو الگ طبع کروا کر جماعتوں کو بھجوا دیا ہے۔ پس عہدیداران جماعت ہائے مقامی کی خدمت میں گذارش ہے کہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ

العزیز کی اس مبارک تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر مؤثر اور ممکن طریق کو بروئے کار لا کر فلاح دارین حاصل کریں۔ اور اپنی سعی سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (نظارت بیت المال)

ڈاکٹروں کی فوری ضرورت

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو ایک نہایت اہم کام کے لئے ایسے ڈاکٹروں کی فوری ضرورت ہے۔ جو دو تین تین ماہ کے لئے اپنی خدمات لطور والنٹیر پیش کریں۔

ایسے تمام ڈاکٹر صاحبان جو اس وقت قومی خدمت کے لئے اپنا وقت نکال سکتے ہوں وہ ضرور اپنا نام پیش کریں اور فوری طور پر بذریعہ تار صدر خدام الاحمدیہ ۸ میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر اطلاع دیں

(صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

درخواست دعا

خاکسار کا لڑکا بعارضہ سنجار کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ آج درجہ حرارت ۱۰۲ ہے احباب کرام سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ شفاء کامل عطا فرمائے۔ (خاکسار منیر احمد کلرک دفتر الفضل)

شامی قرارداد ابھی ایجنڈا پر ہے

لیک سیکیس ۱۷ر جولائی ۔ شامی نمائندہ نے حفاظتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ بین الاقوامی عدالت انصاف سے انتداب کے خاتمہ پر فلسطین کی قانونی حیثیت معین کرالی جائے ۔ بی بی سی کے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق امریکی قرارداد کی منظوری کے باوجود شامی قرارداد ہنوز ایجنڈا پر موجود ہے اور اس پر بعد ازاں بحث ہوگی ۔

دہلی میں کشمیر کمیشن کی سرگرمیاں

نئی دہلی ۱۷ر جولائی آج کشمیر کمیشن کے ارکان نے ہندوستانی فوج کے سات چوٹی کے حکام سے تبادلہ خیالات کیا کمیشن کو جنگ کشمیر کے آغاز سے لیکر اب تک کے تمام حالات سے آگاہ کیا گیا ۔ کشمیر کمیشن کا اگلا اجلاس سوموار کو ہوگا

ہندوستان میں مغربی پاکستان کے مسلمانوں کے داخلہ پر پابندی کی مذمت

ہندوستان کے غیر مسلموں پر پاکستان کے دروازے بند کر دیئے جائینگے

لاہور ۱۷ر جولائی مسٹر غضنفر علی خاں نے ایک بیان میں کہا کہ ہندوستان جانے والے مسلمانوں کے لئے پرمٹ سسٹم رائج کرنے سے حکومت ہند کا مقصد یہ ہے کہ اقوام متحدہ کے کشمیر کمیشن کو دونوں ملکوں کے حالات کے متعلق غلط فہمی میں مبتلا کر دیا جائے اس سیاسی سٹنٹ کی تہ میں یہ جذبہ کارفرما ہے کہ پاکستان کو اس بنا پر بدنام کیا جائے کہ مہاجرین وہاں سے ناخوش ہو کر کثیر تعداد میں ہندوستان لوٹ رہے ہیں آپ نے حکومت ہند کے اس ناخوشگوار طرز عمل پر اظہار افسوس کرتے ہوئے حکومت ہند کو متنبہ کیا کہ اگر اس نے اپنے فیصلے پر نظرثانی نہ کی تو حکومت پاکستان کو رائے عامہ کے زیر اثر مجبوراً جوابی کارروائی کرنا پڑے گی ۔

وزیر مہاجرین نے حکومت ہند کی اس توجیہ پر کڑی تنقید کی کہ پرمٹ سسٹم کی ترویج پاکستان سے کثیر تعداد میں مہاجرین کی واپسی کے پیش نظر کی گئی ہے ۔ انہوں نے اس استدلال کو بے بنیاد قرار دیتے ہوئے حکومت ہند کو چیلنج کیا کہ وہ اپنے دعویٰ کو اعداد و شمار سے ثابت کرے اور اقلیتوں سے اپنے حسن سلوک پر بھی ایک نظر ڈالے ۔

مجاہدین کے ہاتھوں ہندوستانی افواج کو شکستیں

تراڑ کھل ۱۷ر جولائی حکومت آزاد کشمیر کی وزارت دفاع کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ نوشہرہ کے جنوب میں دشمن کا ایک ہوائی جہاز مصروف پرواز پایا گیا ۔ جس کو سخت نقصان پہنچایا گیا منطقہ لداخ کے قطعہ خالص پر مجاہدین نے ایک مضبوط ہندوستانی مورچے پر قبضہ کر لیا ۲۸ ہندوستانی کھیت رہے پونچھ کے محاذ پر پے درپے شکستیں کھانے کے بعد ہندوستانی پسپا ہو رہے ہیں ۔ اوری کے محاذ پر دشمن پر مجاہدین نے سخت گولہ باری کی ۔ جھجہ کے آس پاس جنگ زوروں پر ہے ۔

——— گجرات ۱۷ر جولائی کل رات گجرات میں طوفان باد و باراں چار دکانیں گر پڑیں اور دو آدمی نیچے دب کر جان بحق ہوئے ان میں ایک آدمی لدھیانہ کا مہاجر اور دوسرا مقامی قصاب ہے

شمالی وزیرستان میں فقیر ایپی کی مہم کا زور توڑ دیا گیا ہے

وزیر اعظم سرحد خان عبدالقیوم کا اعلان

پشاور ۱۷ر جولائی آج وزیر اعظم صوبہ سرحد خان عبدالقیوم خاں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا خان عبدالغفار کی گرفتاری نے شمالی وزیرستان میں فقیر آف ایپی اور ان کے حواریوں کی مہم کا زور توڑ کر رکھ دیا ہے اور اس طرح پاکستان کے خلاف ایک شرانگیزی کو جڑ سے اکھاڑ کر رکھ دیا ہے کشمیر میں ہندوستانی دستوں کے اقدامات اور سرحدی چوکیوں پر ایپی کے حامیوں کی طرف سے گولیوں کی بوچھاڑ نے خان عبدالغفار کی گرفتاری کو ناگزیر بنا دیا تھا ۔

وزیر اعظم نے کہا کہ ان کی وزارت صحیح جمہوری اصولوں پر گامزن ہے ۔ اور اس کے خلاف بدنظمی کے الزامات بالکل بے بنیاد ہیں جب تک اس وزارت کو عوامی تائید حاصل ہے اس پر آرڈی ننس کے بل پر حکومت کرنے کا الزام عائد کرنا حقائق سے صریحاً انحراف ہے ۔ ایسے اعتراضات وہ لوگ کر رہے ہیں ۔ جو حکومت سے مراعات کے طالب تھے ۔ لیکن ان کی خواہشات کی تکمیل نہ ہو سکی ۔

خان عبدالقیوم خان نے صوبہ میں سنسرشپ کی موجودگی کے الزام کی تردید کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کیا ۔ کہ خان عبدالغفار خان کی گرفتاری کے بعد صوبہ کے کسی حصہ میں دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت پبلک جلسوں اور جلوسوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی گئی ۔

کیا نظام دکن نے شاہ جارج کو خط لکھا ہے؟

لندن ۱۷ر جولائی ۔ اخبار "ڈیلی میل" کا نامہ نگار مقیم حیدرآباد رقمطراز ہے کہ یہاں کے باوثوق حلقوں میں اس بات کو بہت ممکن خیال کیا جا رہا ہے کہ نظام نے براہ راست ایک مراسلہ شاہ جارج کو روانہ کیا ہے ۔ جس میں ہند کے ساتھ تعلقات کے متعلق اپنے نظریات کی وضاحت کی ہے اور ہند یونین کی مکمل ناکہ بندی کے تحت ریاست کی موجودہ حالت سے بادشاہ کو مطلع کیا ہے یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ نظام کے تاج کے ساتھ پرانے تعلقات ہیں ۔ اور وہ پہلے بھی برطانوی حکمران کو خط لکھ چکے ہیں ۔ اس بات کا بھی امکان ہے کہ نظام نے ایک مکتوب برطانوی حکومت کو بھی روانہ کیا ہے

حیدرآباد کی ناکہ بندی ہمارے لئے ایک امداد غیبی ثابت ہوئی ہے

حیدرآباد (دکن) ۱۷ر جولائی ۔ حیدرآباد ریڈیو اسٹیشن سے ایک نشری تقریر میں اتحاد المسلمین کے صدر مولانا قاسم الرضوی نے حیدرآبادیوں کو مبارکباد دی ہے کہ انہوں نے اس صبر آزما وقت میں جس صبر و سکون سے کام لیا ہے وہ قابل تحسین ہے ۔ قاسم رضوی نے مزید ارشاد کیا ۔ کہ حیدرآباد کی ناکہ بندی در اصل مصیبت کے روپ میں ایک نعمت ہے ۔ اس نے ہم کو اپنے پیروں پر کھڑا ہونے کے لئے مجبور کر دیا ہے حکومت ہند کی غیر انسانی حرکتوں پر افسوس کرتے ہوئے قاسم رضوی نے بتایا کہ ہندوستانی حکومت نے نمک پٹرول ، ادویات اور ضروریات زندگی کی چیزوں کی حیدرآباد میں درآمد پر جو پابندی لگائی ہے یہ ایک غیر انسانی فعل ہے ۔

جوناگڑھ پر ہندوستان کا ناجائز قبضہ ہندوستانی مسلمانوں کا قتل عام ۔ لوٹ ۔ آتشزدگی ہندوستانی حکومت کی پاکستان دشمنی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا قاسم رضوی نے فرمایا کہ حیدرآباد ہندوستانی یونین میں شامل ہو کر اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارنے کے لئے تیار نہیں ۔

فرانس امریکہ اور برطانیہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس

برلن کی نازک صورت حال پر غور و خوض

لندن ۱۷ر جولائی پیر وار کو ہیگ میں فرانس امریکہ اور برطانیہ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس منعقد ہوگی ۔ جس میں برلن کی نازک صورت حال پر غور و خوض ہوگا ۔ دریں اثنا امریکی اور برطانوی طیارے برلن میں برابر غذائی سامان پہنچا رہے ہیں ۔

لکھنؤ چھاؤنی میں ایک مسلمان کی گرفتاری

لکھنؤ ۱۷ر جولائی آج لکھنؤ چھاؤنی کے علاقہ میں ایک مسلمان گرفتار کر لیا گیا اس پر پاکستان کا جاسوس ہونے کا شبہ ہے وہ جناگانگ کا باشندہ ہے اور اس نے بتایا ہے کہ وہ اتفاقاً ادھر آن نکلا تھا

مہاجرین کی ضلعوار آبادی کا قضیہ

لاہور ۱۷ر جولائی ۔ صوبائی اسمبلی کے مہاجر ممبران کی رائے میں مہاجرین کو ضلع وار آباد کرنے کی سکیم کے استرداد کو صوبائی کابینہ کی تائید حاصل ہے ۔ اور خان آف ممدوٹ نے بھی ریفیوجی کونسل کے اجلاس میں ضلع وار آبادی کی ہی حمایت کی تھی ۔ مہاجر ممبران اب بھی ضلع وار آبادی کے حامی ہیں ۔

ترکی مسلم پناہ گزینوں کو آباد کرے گا

لندن ۱۷ر جولائی ۔ پناہ گزینوں کی بین الاقوامی انجمن نے اعلان کیا ہے کہ ترکی کے ساتھ ایک معاہدہ ہو گیا ہے ۔ اس معاہدے کی رو سے ترکی مسلم پناہ گزین خاندانوں کو آباد کرے گا ۔ اور اس طرح ان مسلمان پناہ گزینوں کا مسئلہ بہت کچھ حل ہو جائیگا جو جرمنی ۔ آسٹریا اور اطالیہ کے کیمپوں میں اقامت گزیں ہیں ۔ یہ آباد ہونے والے مسلمان فوری طور پر ترکی قومیت اختیار کر سکیں گے اور انہیں مناسب ملازمت دی جائے گی ۔

پاکستان اور ہندوستان سے اپیل

کشمیر میں مناسب فضا پیدا کرنے میں مدد کیجئے

دہلی ۱۷ر جولائی ۔ آج کشمیر کمیشن کی طرف سے حکومتہائے ہندوستان و پاکستان سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ وہ کشمیر میں ایسے حالات پیدا کرنے میں مدد دیں جن کی موجودگی میں کشمیر کی گتھی باسانی سلجھ سکے ۔ کمیشن کی طرف سے پنڈت نہرو کا وہ مکتوب شائع کر دیا گیا ہے ۔ جو انہوں نے کمیشن کے دائرہ اختیارات کی توضیح کے لئے لکھا تھا اور جس میں انہوں نے کمیشن سے تعاون و اشتراک عمل کا وعدہ کیا تھا ۔

اٹلی کی ہڑتال ختم ہوگئی

روما ۱۷ر جولائی ۔ اٹلی کے وزیر اعظم گیسپری اور اشتراکی لیڈروں کے مابین گفتگو کے بعد اشتراکیوں نے آج دوپہر سے ہڑتال ختم کر دینے کا فیصلہ کر لیا ہے ۔ یہ ہڑتال کمیونسٹ لیڈر سائنور پالمیرو پر قاتلانہ حملے کے بعد سے شروع ہوئی تھی ۔